78546- مسلمان جن سے تعاون لیکر علاج کرنے کا دعوی کرنے والے طبیب سے علاج کروانے کا حکم

سوال

اگر میں ایسے شخص سے علاج کراؤں جس کے پاس مسلمان جن طبیب ہوں تو کیا میرا روزہ ٹوٹ جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

علاج وغیرہ میں جن کی معاونت حاصل
کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس قسم کا دعوی کرنے والے شخص کے پاس جانا جائز ہے.

کسی مسلمان شخص کو کے لائق نہیں کہ
وہ فی الواقع کسی کے علاج اور اس میں اثر سے دھوکہ کھائے، دیکھیں یہ دجال آسمان کو
کہے گا بارش برساء تو آسمان سے بارش برسنے لگے گی، اور زمین کو کہے گا : اپنے خزانے اگل
دو تو زمین خزانے نکال باہر کریگی، تو کیا مسلمان اس کے دھوکہ میں آکر اس کے اس
دعوی کی تصدیق کر دے گا ؟!

ہو سکتا ہے یہ فتنہ و آزمائش اور
اللہ کی جانب سے ان کے لیے بتدریج گرفت میں لینے کا باعث ہو.

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{ہم ان کو بتدریج وہاں سے (گرفت
میں) لیے جارہے ہیں جہاں سے انہیں خبر بھی نہیں} الاعراف (182).

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے
دریافت کیا گیا کہ :

اگر ضرورت پڑے تو مسلمان جنوں کا
علاج معالجہ میں تعاون لینے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"علاج معالجہ میں جن سے تعاون نہیں لینا چاہیے، اور نہ ہی اس سے سوال کرنا چاہیے، بلکہ مریض مشہور و معروف ڈاکٹر حضرات سے دریافت کرے، لیکن کسی بھی جن کی طرف رجوع مت کرے؛ کیونکہ یہ جنوں کی عبادت اور ان کی تصدیق کا وسیلہ ہے؛ اس لیے جنوں میں کافر بھی ہیں، اور مسلمان جن بھی، اور بدعتی بھی، اور آپ کو ان کے حالات کا علم نہیں، اس لیے ان پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے، اور نہ ہی ان سے کچھ دریافت کیا جائے چاہے وہ آپ کے سامنے کسی بھی شکل میں آئیں.

بلکہ آپ اہل علم اور طب کا علم رکھنے والے انسانوں سے اس کے متعلق دریافت کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی نے مشرکوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے :

{بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے، جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے} الجن (6).

اور اس لیے بھی کہ یہ ان میں اعتقاد اور شرک کا وسیلہ ہے، اور یہ وسیلہ ان جنوں سے استعانت اور نفع طلب کرنا ہے، اور یہ سب کچھ شرک ہے" انتہی.

ماخوذ از : مجلۃ الدعوۃ عدد نمبر (1602) ربیع الاول 1418ھ صفحہ نمبر (34).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

"جن سے استعانت نہیں کی جائیگی، نہ تو کسی مسلمان جن سے، اور نہ ہی اس سے جو مسلمان ہونے کا دعوی کرے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ مسلمان ہونے کے دعوی میں جھوٹا ہو، اور صرف انسانوں کے ساتھ دخل اندازی کرنے کے لیے دعوی کر رہا ہو، اس لیے یہ دروازہ ابتدا سے ہی بند کر دیا جانا چاہیے.

جن سے معاونت و استعانت لینی جائز نہیں چاہے وہ اپنے مسلمان ہونے کا دعوی ہی کریں، کیونکہ اس طرح یہ دروازہ کھل

جا ئیگا.

اور پھر غائب سے استعانت جائز نہیں
ہے، چاہے وہ جن ہو یا کوئی اور، اور چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلم، صرف استعانت و مدد
اس سے طلب کی جاسکتی ہے جو حاضر ہو اور پھر وہ مدد کرنے پر قادر بھی ہو.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے موسی
علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے :

.{اور موسی (علیہ السلام) ایک ایسے
وقت شہر میں آئے جبکہ شہر کے لوگ غفلت میں تھے، تو یہاں دو شخصوں کو لڑتے ہوئے
پایا، یہ ایک تو اس کے رفیقوں میں سے تھا، اور یہ دوسرا اس کے دشمنوں میں سے، اس کی
قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی، جس پر موسی (
علیہ السلام) نے اسے مکا مارا جس سے وہ مر گیا موسی (علیہ السلام) کہنے لگے یہ تو
شیطانی کام ہے، یقیناً شیطان دشمن اور کھلے طور پر بہکانے والا ہے}. القصص (15).

یہ حاضر ہو اور مدد کرنے کی استطاعت
وقدرت بھی رکھے تو عادی امور میں ایسا کرنے میں کوئی مانع نہیں " انتہی.

دیکھیں : السحر والشعوذۃ صفحہ (86-
87).

دوم :

رہا روزہ تو ان شاء اللہ یہ صحیح ہے،
اس سے فاسد نہیں ہوتا، لیکن یہ ہے کہ روزے کا اجر و ثواب کم ہوگا، اور معاصی کے
ارتکاب سے تو بعض اوقات روزے کا اجر و ثواب بالکل ہی ختم ہو جاتا ہے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال
نمبر (50063) کے جواب کا مطالعہ
ضرور کریں.

واللہ اعلم.